روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 8 مارچ 2012ء 14 ربیع الثانی 1433 ہجری 8 امان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 57

اللہ کی غیر مبدل سنت

اور بری تدبیر نہیں گھیرتی مگر خود صاحب تدبیر کو۔ پس کیا وہ پہلے لوگوں (پر جاری ہونے والی اللہ) کی سنت کے سوا کوئی اور انتظار کر رہے ہیں؟ پس تُو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا اور تُو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تغیر نہیں پائے گا۔ (فاطر:44)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز اور انکا ہمنشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں۔ تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا انکو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے۔ کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں۔ کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بیباک گنہگار اور بد باطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے۔ کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔ جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے۔ مگر وہ جو ان کا دوست ہے۔ ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اس پر ایمان لائے۔ ہم نے اس کو شناخت کیا۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 19)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ (ناظر اعلیٰ)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 455003 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

مکرم ڈاکٹر محمود احمد عاطف صاحب

پردۂ بصارت پر شوگر کے اثرات

(Diabetic Retinopathy)

شوگر یعنی ذیابیطس Diabeties Mellitus کے دوران خون میں پیدا ہونے والی گلوکوز کی زیادتی خون کی باریک نالیوں پر اتنے اہم اثرات پیدا کرتی ہے کہ طبی طور پر شوگر کو خون کی باریک نالیوں کی بیماری Capillary Angiopathy کے طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ جس کی وجہ سے ان کی بناوٹ میں کچھ ایسی بنیادی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں جو ان کی دیواروں کی کمزوری کا باعث بنتی ہیں۔ اس کے ساتھ خون کے ذرات پر اثرات کے باعث خون کا بہاؤ بھی سست روی کا شکار ہو جاتا ہے۔ انہی وجوہات کی بنا پر جسم کے مختلف اعضاء مثلاً آنکھیں، گردے اور اعصابی نظام وغیرہ متاثر ہوتے ہیں۔ آج خاکسار آنکھ کے پردۂ بصارت Retina پر اس کے اثرات کے بارے میں بیان کرنا چاہے گا جسے Diabetic Retinopathy کہا جاتا ہے۔

بینائی میں کمی کی وجوہات

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ یہ خون کی نالیوں کی بیماری ہے اس لئے پردۂ بصارت پر موجود خون کی نالیاں بھی اس سے متاثر ہوتی ہیں اور اس وجہ سے درج ذیل اثرات پیدا ہوتے ہیں جو بینائی میں کمی کا باعث بنتے ہیں۔

☆ نالیوں کی کمزوری کی وجہ سے خون کے مختلف ذرات دیواروں سے نکل کر باہر جمع ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے سوزش (Edema) پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ بعض اوقات نالیوں کے پھٹ جانے کے باعث خون پردۂ بصارت اور اس کے سامنے موجود جیلی کی طرح کے ایک حصے Vitreous میں جمع ہو جاتا ہے۔

☆ مندرجہ بالا وجوہات اور خون کی روانی مناسب نہ ہونے کے سبب آکسیجن کی کمی Hypoxia پیدا ہوتی ہے جسے دور کرنے کے لئے پردے کے مختلف حصوں سے کچھ ہارمونز نکلتے ہیں جو نئی نالیاں (Neo Vessels) بنا کر اس کمی کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ نالیاں کمزور اور اپنی ساخت کے لحاظ سے نارمل نہیں ہوتیں اس لئے بار بار پھٹ جاتی ہیں اور فائدہ کی بجائے نقصان کا باعث بنتی ہیں۔

☆ خون کی نالیوں اور کچھ حصوں کے سکڑنے (Fibrosis) کی وجہ سے پردہ پر کھچاؤ پیدا ہوتا ہے جو کہ اس کے اپنی جگہ سے اکھڑنے (Retinal Detachment) کا باعث بنتا ہے۔

خطرناک عوامل

(Risk Factors)

یہ Type I Diabeties جو کہ 40 سال سے پہلے ہوتی ہے میں زیادہ پائی جاتی ہے یعنی تقریباً 40 فیصد بہ نسبت Type II Diabeties کے جس میں یہ تقریباً 20 فیصد تک پائی جاتی ہے۔

سب سے اہم فیکٹر اس سلسلے میں شوگر کا دورانیہ ہے یعنی اگر 30 سال کی عمر میں شوگر ہو تو اگلے 10 سال میں 50 فیصد اور 30 سال میں 90 فیصد کیسز میں اس کے پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ دوسرے نمبر پر شوگر کا کنٹرول ہے۔ بیشک یہ دورانیہ کی نسبت کم اہم ہے لیکن اس کا بہتر کنٹرول Diabetic Retinopathy کو پیدا ہونے سے روکتا ہے یا اس کو مؤخر کر دیتا ہے اور اگر اس کے اثرات شروع ہو جائیں تو ان کی شدت اور کسی حد تک اس کی پیچیدگیوں کو کم کرتا ہے۔ تیسری اہم بات بلڈ پریشر کا بہت کنٹرول ہے جو کہ Type II کیسز میں زیادہ اہم ہے۔ چوتھے نمبر پر گردوں پر شوگر کے اثرات (Nephropathy) بہت اہم ہے کیونکہ اس صورت میں آنکھوں پر اثرات میں شدت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے علاج مثلاً Kidney Transplantation سے ان اثرات میں بہتری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مٹاپا (Obesity) خون کے سرخ ذرات کی کمی (Anaemia) اور خون میں چربی کی زیادتی (Hyperlipidaemia) بھی اہم عوامل ہیں۔

احتیاط

اس سلسلے میں سب سے اہم بات شوگر کا بہتر کنٹرول ہے۔ جو ایک ماہر فزیشن سے مسلسل رابطے اور راہنمائی کے ذریعہ ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ یہ Retinopathy کے پیدا ہونے اور اس کی پیچیدگیوں کو کم کرنے میں ممد ثابت ہوتا ہے۔ دوسری اہم بات آنکھوں کا تفصیلی معائنہ ہے جو سال میں ایک مرتبہ شوگر کے مریضوں کے لئے کروانا ضروری ہے تا کہ کسی بھی علامت کو ابتدائی مرحلے میں ہی شناخت کیا جاسکے۔

مختلف مراحل اور پیچیدگیوں کا علاج

مختلف مراحل Stages اور مختلف پیچیدگیوں کے مطابق مخصوص علاج تجویز کیا جاتا ہے۔

☆ اس کے بالکل ابتدائی مرحلے Bach Ground Diabetic Retinopathy میں شوگر کا سخت کنٹرول اور سال میں دو مرتبہ تفصیلی معائنہ ضروری ہے۔

☆ اگلے مراحل جنہیں Pre Proliferative اور Proliferative کے نام دیئے جاتے ہیں ان میں مختلف طریقہ علاج ہیں جن میں سب سے اہم Photocoagulation ہے جسے عام طور پر صرف شوگر کی لیزر کے نام سے پکارا جاتا ہے ان لیزر کو سوزش Edema خون رسنے Haemorrhage یا نئی نالیاں Neovesseles بننے کی صورت میں تجویز کیا جاتا ہے۔ بنیادی طور پر یہ دو طرح سے کام کرتی ہیں۔

1۔ سوزش میں کمی کے لئے یہ اس طرح سے لگائی جاتی ہیں کہ پردے کی ایک Layer جسے Retinal Pigment Epithelium کہتے ہیں، کو متحرک کر کے خون کی نالیوں سے نکل کر جمع ہوئے۔ مختلف ذرات کو جذب کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

2۔ پردۂ بصارت کے مختلف حصوں کو Treat کر کے آکسیجن کی طلب اور رسد میں فرق کم کرتی ہیں جس کی وجہ سے وہ عوامل جو آکسیجن کی کمی کے باعث متحرک ہوتے ہیں رک جاتے ہیں اور نئی خون کی نالیاں بننے اور بار بار خون رسنے کے مسائل بہتر ہو جاتے ہیں۔

لیزر علاج کے بارے میں چند اہم حقائق

سب سے اہم بات یہ ہے کہ ان کے بیان شدہ اثرات آہستہ آہستہ اثر کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ لیزر کے علاج کے بعد 3 سے 4 ماہ تک ان کے اثرات جانچنے کے لئے مخصوص وقفوں سے آنکھوں کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد فیصلہ کیا جاتا ہے کہ مزید علاج کی ضرورت ہے یا نہیں۔ بینائی میں بہتری کے بارے میں اعداد و شمار کے مطابق تقریباً 70 فیصد مریضوں کی بینائی Stable یعنی مزید خراب ہونا رک جاتی ہے۔ 15 فیصد کی بینائی بہتر ہو جاتی ہے اور مختلف وجوہات کے باعث 15 فیصد کی بینائی مزید خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

اگر ایک آنکھ میں خون جمع ہو جائے تو ایک مخصوص عرصہ تک اس کے جذب ہونے کا انتظار کیا جاتا ہے اس دوران مختلف ادویات بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ جس کے بعد اس میں لیزر لگائی جاتی ہیں لیکن معائنہ کے دوران اگر دوسری آنکھ میں شوگر کے اثرات ملیں تو ان کا فوری علاج انتہائی ضروری ہے چاہے فی الوقت اس کی بینائی میں کمی واقع نہ ہوئی ہو۔ اس صورتحال میں مریض کو یہ بتانا ضروری ہے کہ بیشک آپ اپنی آنکھ جس میں فوری بینائی کم ہوئی ہے کے بارے فکرمند ہیں لیکن ہماری رائے میں آپ کی دوسری آنکھ کی بینائی بچانے کے لئے علاج فوری طور پر ہونا چاہئے ورنہ وہ خیال کرے گا کہ معالج نے غلطی سے میری دوسری آنکھ کا علاج تجویز کر دیا ہے......!

Anti VEGF انجیکشنز

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ آکسیجن کی کمی کو دور کرنے کی کوشش میں پردے کے مختلف حصوں سے کچھ ہارمونز پیدا ہو کر مختلف اثرات پیدا کرتے ہیں ان میں سب سے اہم Vascular Endothelial Growth Factor یا VEGF کہلاتا ہے اس کے اثرات کو روکنے کے لئے Anti VEGF (مثلاً Avastin) ہارمونز کو بذریعہ انجیکشن آنکھ کے اندرونی حصہ میں لگایا جاتا ہے۔ انہیں ضرورت اور اثرات کے مطابق ایک مرتبہ یا زیادہ دفعہ اکیلے یا لیزر کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

سرجری

جہاں تک مختلف پیچیدگیوں کی صورت میں سرجری کا تعلق ہے۔ تو اس سلسلے میں دو آپریشن اہم ہیں۔

1۔ اگر خون رسنے اور جمع ہونے کے بعد اس کے جذب ہونے کا عمل بالکل نہ ہو یا بہت سست ہو تو اس صورت میں Vitrectomy نامی آپریشن کے ذریعہ اسے صاف کیا جاتا ہے تا کہ نظر کی بحالی کے ساتھ لیزر بھی لگائی جاسکیں۔

2۔ اگر آنکھ کا پردہ اکھڑ جائے تو Retinal Re-Attachments Surgery کے ذریعہ اسے اپنی نارمل حالت پر واپس لانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ان آپریشنز کے سلسلے میں وقت بہت اہم ہے یعنی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بینائی کی بحالی کی امید کم ہوتی جاتی ہے اس لئے جب آپریشن کا مشورہ دیا جائے تو پھر دیر مت کریں۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم مجید احمد بشیر صاحب

پیارے والدین اور تربیت اولاد

ہمارے والدین نے ہمیں نماز، تلاوت قرآن اور مالی قربانی کی عادت ڈال دی

ہمارے والدین، والد محترم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی اور والدہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ، اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے نہایت نیک فطرت، پارسا، سادہ مزاج، دعا گو، تہجد گزار، محبت کرنے والے، دیانتدار اور خلوص کے جذبہ سے سرشار اور خلافت سے عشق کی حد تک عقیدت کا تعلق رکھنے والے تھے۔

مثالی والدین کے طور پر ساری زندگی نہایت کامیاب طریق پر گزاری۔ علاوہ دیگر خوبیوں کے جو کہ بے شمار اور ان گنت ہیں اپنی اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت فرمائی۔ ہم وہ خوش نصیب بچے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ایسے والدین عطا فرمائے۔ میں یہاں پر صرف ان کی تربیت اولاد کے لئے کی گئی کوششوں اور ان طریقوں پر اظہار خیال کرنا چاہتا ہوں جو انہوں نے اس مقصد کے لئے اختیار فرمائے تا اس مضمون کے قارئین کے لئے فائدہ کا باعث بنیں۔

نماز باجماعت کا قیام

ہمارے والدین اپنی اولاد کو نماز کا پابند دیکھنا چاہتے تھے۔ بچپن سے جس حد تک مجھے یاد پڑتا ہے خاکسار نے محترم والد صاحب کو نماز باجماعت کا سختی سے پابند پایا۔ ملازمت کے سلسلہ میں مختلف شہروں میں تبادلہ ہوتا رہا ہمیں ان کے پاس چھٹیاں گزارنے کا موقع ملتا رہا۔ ہمیشہ ہمیں ساتھ لے کر نماز باجماعت کے لئے بیت الذکر میں حاضر ہوتے۔ تربیت کی خاطر اپنی اولاد کو خطوط کے ذریعہ اس سلسلہ میں وعظ و نصیحت فرماتے تھے۔ اُن دنوں ٹیلی فون کا رواج تو نہ تھا اس لئے خطوط کے ذریعہ رپورٹ بھی طلب کرتے تھے۔ جہاں کمزوری دیکھتے نشاندہی بھی کرتے اور نصیحت بھی فرماتے۔ سرفہرست نماز کی بروقت ادائیگی کی تلقین ہوتی تھی۔ راتوں کو اٹھ کر تہجد میں رو رو کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگنے کی طرف بھی توجہ دلاتے اور فرماتے کہ رات کو اٹھ کر خواہ دو نفل ہی پڑھیں ضرور پڑھا کریں اور خلیفۃ المسیح، جماعت کی ترقی، عزیز و اقارب، بہن بھائیوں، والدین کے لئے دعا کی نصیحت کرتے۔ والدہ محترمہ جہاں خود نماز پڑھنے کی عادی تھیں وہاں اپنے بچوں کی اس معاملہ میں پوری پوری نگرانی فرماتی تھیں۔ ہم بھائیوں کو پوری آزادی تھی کہ نماز عصر کے بعد اپنے دوستوں کے ساتھ کھیل کود کر سکیں، لیکن مغرب کی نماز سے پہلے ضروری ہوتا کہ گھر پہنچیں۔ نماز کی تیاری کریں اور نماز بیت الذکر میں ادا کریں اور گھر آنے میں دیر ہو جاتی تو فکر مند ہو جایا کرتیں بعض دفعہ تو اگر اس سلسلہ میں ہم سے سستی ہوتی تو برقعہ پہن کر خود پہنچتیں اور ناراضگی کا اظہار کرتیں۔ وہ عموماً کہا کرتیں کہ ہم ان کے پاس ان کے خاوند کی امانت ہیں۔ فجر کی نماز پر اہتمام سے اُٹھا کر بیت الذکر بھجواتیں۔ فرمایا کرتی تھیں کہ پہلے نماز پڑھ آؤ پھر آ کر سو جانا۔ بڑے پیار سے اٹھاتیں اور نماز سے واپسی پر ایک سکون ان کے چہرہ پر دیکھنے کو ملتا۔ دونوں ہی نماز تہجد کی بھی باقاعدگی سے پابندی کرتے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد جب والد صاحب ربوہ تشریف لے آئے تو ان کو اور بھی قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ کئی دفعہ رات کو جب بھی آنکھ کھلی آپ کو اور والدہ محترمہ کو خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہی دیکھا۔ اینٹوں کے سخت فرش پر رات گئے دیر تک کھڑے رہتے یا سجدے میں رہتے اور جماعت کے لئے، خلیفۃ المسیح کی صحت و تندرستی و کامیابی کے لئے اور اولاد کے لئے دعا میں مشغول رہتے۔ یہ انہیں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ ہم سب بہن بھائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اپنے گھروں میں خوش ہیں۔

تلاوت کلام پاک

قرآن مجید سے عشق تھا محترمہ والدہ صاحبہ خود بھی تلاوت کی عادی تھیں اور اپنی اولاد کو بھی سختی سے پابندی کرواتی تھیں۔ نماز فجر کے بعد پورے گھر سے تلاوت کی آواز آتی۔ تمام بہن بھائی اپنے اپنے انداز میں اونچی آواز سے تلاوت کرتے۔ محترم والد صاحب ملازمت کے سلسلہ میں مختلف شہروں میں مقیم رہے لیکن ماہ رمضان ربوہ میں ہی گزارتے تھے۔ رمضان المبارک میں قرآن کریم کے دو دو تین تین دَور کرتے اور ہمیں بھی تلقین کرتے۔ پورے گھر میں ایک مقابلہ کی روح رہتی۔ آپ اس بات کو یقینی بناتے کہ آخری روزہ کے دن چاند نظر آنے سے قبل کم از کم ایک دفعہ گھر کا ہر فرد قرآن مجید ختم کرے۔ قرآن کریم صحت سے پڑھنے کی طرف ہر وقت توجہ دلاتے بلکہ جب ہم تلاوت کرتے تو اگر زیر زبر کی غلطی ہو جاتی تو فوراً درست کرواتے۔ گو حافظ قرآن تو نہ تھے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عربی کے قواعد کی کسی حد تک سدھ بدھ رکھتے تھے۔ رمضان المبارک میں بیت مبارک میں درس قرآن سے استفادہ کرتے اور ہمیں بھی نہ صرف تلقین کرتے بلکہ نگرانی بھی فرماتے تھے۔ تمام بہن بھائیوں نے چھوٹی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا تھا۔ اس سلسلہ کو اولاد دَر اولاد بھی قائم رکھا۔ اپنے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں نے ہمارے والدین کی خصوصی دعاؤں اور کوششوں سے قرآن کریم کا پہلا دور چھوٹی عمروں میں ہی مکمل کر لیا اور اس طرح بچپن سے ہی ان کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت بٹھا دی۔

محترم والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ بچوں کو سکول میں داخل کروانے سے قبل بچوں کو قرآن مجید ناظرہ ضرور ختم کر لینا چاہیے۔ چنانچہ خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزہ ڈاکٹر نزہت صبا بشیر (حال امریکہ) نے بعمر 4 سال 10 ماہ، عزیزم سعید احمد نذیر نے بعمر سوا چار سال، چھوٹے بیٹے عزیزم نوید احمد ظفر نے بعمر 4 سال 9 ماہ میں قرآن مجید ختم کر لیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس نور سے منور کرے اور پاکیزہ زندگی عطا فرمائے۔

محترم والد صاحب نے خاکسار کے بیٹے عزیزم سعید احمد نذیر سلمہ اللہ کے ختم قرآن کے موقع پر ایک خط روزنامہ الفضل کو بھجوایا۔ جو قارئین کے استفادہ کے لئے پیش خدمت ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

''گزشتہ دنوں الفضل کے ایک شمارہ میں قاعدہ یسرنا القرآن کی افادیت پر ایک دوست کا نوٹ نظر سے گزرا۔ واقعی قرآن کریم ناظرہ جاننے، سیکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایک نہایت ہی آسان راہ عطا کر دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے بھی اس کی تعریف فرمائی ہے بالخصوص بچوں کے لئے تو یہ قاعدہ بہت ہی عمدہ پایا گیا ہے اور اگر بچے کو چھوٹی عمر میں ہی سکول بھیجنے سے پہلے پہلے یہ قاعدہ پڑھا دیا جاوے تو وہ بڑی آسانی سے قرآن کریم ختم کر لیتا ہے۔ میری طرح اور دوستوں کو بھی اس کا تجربہ ہے کہ بچوں کو بالعموم جب وہ صاف صاف باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ یعنی تین چار سال کی درمیانی عمر میں تو کھیل کھیل میں ہی اس قاعدہ پر وہ عبور حاصل کر لیتے ہیں اور قرآن کریم کا پاک تاج اپنے سر پر سجانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حال ہی میں اپنے ایک پوتے عزیزی سعید احمد نذیر کے بارے میں اپنا تجربہ جان سے پیارے آقا کے ارشاد کے ہمراہ بیان کرنا چاہتا ہوں جو کہ بہت سے دوستوں کے لئے راہنمائی کا موجب بن سکتا ہے۔ اُمید ہے یہ شائع فرما کر ممنون فرماویں گے۔

میں نے اپنے اس عزیز کو ساڑھے تین سال کی عمر میں یا اس سے کچھ پہلے جب وہ اس قابل ہوا کہ ہر قسم کی باتیں کرنے لگ گیا تو میں نے اس کو اس قاعدہ کی طرف لگایا لیکن جب وہ جزم پر پہنچا تو بالکل اٹک گیا اور میں ہر طریق سے اس کو آگے گزارنے پر کامیاب نہ ہوا تو میں نے اس کی والدہ سے کہا کہ وہ صورت حال بیان کر کے اپنے جان سے پیارے آقا سے نہ صرف دعا کے لئے عرض کرے بلکہ راہنمائی بھی طلب کرے تو اس کے جواب میں حضور پُر نور نے ڈھیروں دعائیں اور پیار دیتے ہوئے فرمایا۔

''آپ نے جو اپنے بچہ کے متعلق تحریر کیا ہے آپ گھبرائیں نہیں بعض بچے بعض خاص جگہ اٹکتے ہیں صرف سمجھا کر آگے گزر جانا چاہئے۔ عمر کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ خود ہی سمجھ آ جائے گی۔''

چنانچہ جب حضور کے اس ارشاد پر عمل کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اور عزیز موصوف نے نہ صرف قاعدہ خود پڑھ لیا بلکہ سوا چار سال کی چھوٹی عمر میں ہی قرآن مجید ختم کر لیا۔

(روزنامہ الفضل 20 فروری 1991ء)

محترم والدین قرآن مجید سے بہت پیار کرتے تھے اور حتی الوسع قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا رہنے کی کوشش کرتے تھے۔ تفسیر صغیر اکثر زیر مطالعہ رہتی۔ محترمہ والدہ صاحبہ صبح تلاوت کے بعد اونچی آواز میں ترجمہ بھی پڑھتیں۔ میرے خیال میں وہ اس لئے بھی ایسا کرتی تھیں کہ سارے بچے بھی قرآن مجید کی تعلیم کو سنیں۔ ہمیں بھی اکثر ترجمہ پڑھنے کی تلقین کرتے تھے۔ خاکسار کو یاد ہے کہ محترم والد صاحب خاکسار کو قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ پڑھنے کی نصیحت کرتے۔ ایف ایس سی میں یہ ہدایت تھی کہ ہر اتوار کو خط لکھیں اور جو ترجمہ انگریزی میں پڑھا ہے اس کا خلاصہ اُردو میں کر کے ان کو بذریعہ خط بھجوائیں۔ یہ والد صاحب کی نگرانی کا ہی نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف قرآن مجید سے شغف بڑھا بلکہ انگریزی سمجھنے اور بولنے میں بہتری آتی گئی۔

مطالعہ کتب سلسلہ عالیہ

محترم ابا جان کا دینی مطالعہ بہت وسیع تھا۔ تفسیر صغیر کے مطالعہ کے علاوہ تفسیر کبیر اور کتب حضرت مسیح موعود بھی زیر مطالعہ رہیں گھر میں ایک مختصر لائبریری بنا رکھی تھی۔ اس لائبریری میں روحانی خزائن، ملفوظات، تفسیر کبیر اور تاریخ احمدیت کے تمام سیٹ موجود تھے۔ اس بات کا اہتمام کیا جاتا تھا کہ سلسلہ کی کوئی بھی نئی کتاب شائع ہو وہ اس لائبریری میں ضرور ہو۔ جماعت کی چھوٹی چھوٹی کتابیں بھی اکٹھی کر کے مضامین کے لحاظ سے جلد کروا دی گئیں تا ضائع نہ ہوں۔ ان کتب کے مطالعہ کی طرف نہ صرف بچوں کو ترغیب دلاتے

بلکہ ان کی نگرانی بھی فرماتے۔

والدہ محترمہ گو زیادہ تو نہ پڑھی تھیں لیکن کتب اور رسائل کے مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ روزنامہ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتیں اور بعض دفعہ کوئی اچھی چیز اس میں سے پڑھ کر بچوں کو بھی سناتیں یا ان کے شوق کو بڑھانے کی خاطر ہم میں سے کسی کو کہہ دیتی کہ بیٹا اس کو پڑھ کر سناؤ۔ بچوں کو قرآن کریم کی سورتیں، چھوٹی احادیث، حضرت مسیح موعود کی کتب سے اقتباسات، الہامات، عام دینی معلومات، درثمین، کلام محمود اور درعدن سے اشعار یاد کرواتیں اور پھر سنتیں۔ سختی نہ کرتی تھیں اور دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرتیں۔ محترم والد صاحب کا حافظہ بھی بہت تیز تھا۔ حضرت مسیح موعود کا اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں لکھا ہوا عربی قصیدہ

''یا عین فیض اللہ والعرفان''

تمام کا تمام زبانی یاد تھا۔ بچوں کو بھی یہ قصیدہ یاد کرنے کی تلقین فرماتے۔ محترم والد صاحب اکثر فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود نے اس قصیدہ کو حفظ کرنے والے کے حافظہ میں برکت کی خوشخبری دی ہے۔ محترمہ والدہ صاحبہ نے بھی یہ قصیدہ زبانی یاد کیا ہوا تھا اور ہمیں اس قصیدہ کے اشعار یاد کروا کر ہمارے ساتھ خود بھی اس قصیدہ کو دہراتی تھیں۔

محترم والد صاحب کے شوق مطالعہ کا یہ عالم تھا کہ جماعت کی طرف سے مختلف مقابلہ جات اور امتحانات میں بھرپور شرکت فرماتے اور پوزیشن حاصل کرتے اور انعام کے مستحق قرار پاتے۔ ایک اہم انعام کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی 1956ء کے جلسہ سالانہ کی ہر دو تقاریر خلافت حقہ (-) اور نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر کا امتحان جماعت نے لیا تھا۔ محترم والد صاحب سارے پاکستان کے خدام میں 97/100 نمبر لے کر اوّل رہے اور جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1957ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک سے انعام وصول کیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 19 صفحہ 476 اور 450)

یہ شاید محترم ابا جان کا شوق مطالعہ ہی تھا جو خاکسار کو بھی ورثہ میں ملا۔ عجیب حسن اتفاق ہے کہ پچاس سال بعد 2008ء میں خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر جب مجلس انصار اللہ پاکستان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے انہی دو کتب کا امتحان لیا تو خاکسار نے بھی اس امتحان جس میں سارے پاکستان کے 10779 انصار شامل ہوئے پہلی پوزیشن حاصل کی الحمدللہ۔ یہ صرف اور صرف والدین کی تربیت کا ہی نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ یہ کامیابی ہمارے خاندان کے لئے بابرکت کرے اور ہمارے بچوں کو بھی ایسی ہی وفا کی توفیق دے۔ آمین

خلافت سے پیار

امام وقت، جماعت اور مرکز سے حد درجہ پیار تھا۔ خلافت سے عشق تھا اپنے نفس اور اہل وعیال کو جماعت کی ایک امانت سمجھتے تھے۔ ملازمت کے دوران جگہ جگہ اکیلا رہنا پسند کر لیا مگر اپنی اولاد کو مرکز میں ہی رکھا تا ان کی تعلیم و تربیت اچھی ہو سکے اور مرکز، نظام جماعت اور خلافت سے بچپن سے ہی محبت پیدا ہو جائے۔ ہماری والدہ محترمہ کی بھی یہ ایک عظیم قربانی تھی اور ہم سب پر ایک احسان عظیم تھا۔ دربار خلافت سے نکلنے والی ہر آواز اور تحریک پر سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کہنے کے لئے نہ صرف خود کوشاں رہتے اور اپنی بساط اور طاقت سے بڑھ کر قربانی کرتے بلکہ اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔

وقف سے پیار

والد محترم خود بھی واقفِ زندگی تھے اور واقفین زندگی سے بہت پیار کرتے تھے محترمہ والدہ صاحبہ بھی کسی طور پر بھی اپنے خاوند سے پیچھے نہ تھیں۔ ایک واقفِ زندگی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کو تیار ہو جاتیں۔ یہ والدین کی تربیت، نیک تمناؤں اور دعاؤں کا اثر تھا کہ آپ کی اولاد میں سے پانچ بچوں نے وقف کیا۔ خاکسار نے نصرت جہاں سکیم کے تحت 1979ء میں زندگی وقف کی اور غانا، مغربی افریقہ میں 9 سال تک جماعت کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بڑے بھائی محترم حنیف احمد محمود صاحب نے زندگی وقف کی اور آج کل مرکز سلسلہ میں نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور چھوٹے بھائی عزیزم مظفر احمد مبشر حال لاہور نے گیمبیا اور عزیزم نعیم احمد صدیق (حال بریڈفورڈ یو۔کے) نے سیرالیون میں جب کہ عزیزم مبارک احمد شریف نے تنزانیہ میں وقف کی توفیق پائی۔ ہم سب کی طرف سے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے محترم والدین کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1987ء میں اپنے دورہ سے واپسی پر والدہ مرحومہ کو ایک خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

''غانا اور سیرالیون میں آپ کے بیٹوں سے ملاقات ہوئی تھی ماشاء اللہ خوب خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی سعادت کو بڑھائے اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے''۔

خاکسار جب 1979ء میں غانا کے لئے روانہ ہونے سے قبل محترم والد صاحب کی خدمت میں راولپنڈی اجازت کے لئے حاضر ہوا تو بے شمار نصائح کیں لیکن ایک نصیحت کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ تم پیسے کمانے نہیں جا رہے، صرف اور صرف جماعت کی خدمت کے لئے جا رہے ہو تم نے پیسے کے پیچھے نہیں بھاگنا۔ پیسہ تمہارے پیچھے آئے گا۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا کسی قسم کی شکایت موصول نہ ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1987ء میں جب جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے وقف نو کی تحریک فرمائی تو پیارے ابا جان نے باوجود عمر کے اس حصہ میں پہنچ جانے کے جہاں بظاہر اولاد کا ہونا مشکل تھا فوراً اس تحریک میں شمولیت اختیار کر لی اور اس تحریک سے فیض یاب ہونے کے لئے مسلسل حضور کو خط لکھتے رہے۔ یہی تڑپ تھی کہ آپ کی اولاد سے تقریباً ہر بہن بھائی کے گھر کوئی نہ کوئی وقف نو موجود ہے۔ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں باقاعدگی سے خط لکھتے اور ہر کام میں دعا کی درخواست کر کے راہنمائی حاصل کرتے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے۔ چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ ہوتا تو بجائے اپنی رائے دینے کے فرمایا کرتے کہ حضور کو خط لکھ کر پوچھیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود کی عزت

خاندان حضرت مسیح موعود کے ہر فرد کی بہت عزت کرتے چاہے وہ عمر میں چھوٹا ہی کیوں نہ ہو حتیٰ کہ بچوں کو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے۔ ہمیشہ فرماتے کہ اس خاندان کا ہم پر ایک احسان ہے۔ ہماری ساری نسلیں مل کر بھی اس احسان کو نہیں اتار سکتیں۔ اگر کوئی آپ کے سامنے خاندان اقدس کے کسی فرد کے بارہ میں خلاف مرتبہ کوئی بات کہہ دیتا تو سختی سے منع کرتے اور ناراضگی کا اظہار فرماتے۔ بعض دفعہ بچوں کو اپنے ساتھ لے جا کر سلام کرواتے اور دعا کی درخواست کرتے۔ گھر میں بعض دفعہ خاندان حضرت مسیح موعود کے تذکرے کرتے تا بچوں میں افراد خاندان کے لئے عزت پیدا ہو۔ وقف بعد از ریٹائرمنٹ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ) کے ساتھ وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ میں اکٹھے کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بڑا فخر کرتے تھے کہ حضرت میاں صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے۔

نظام وصیت میں شمولیت

پیارے امی اور ابا جان ہر دو بفضل اللہ تعالیٰ موصی تھے ہر دو کی یہ خواہش تھی کہ اہل خانہ کا ہر فرد وصیت کرے۔ اسی تڑپ اور دعا کے نتیجہ میں آپ کی تمام اولاد نے کم عمری میں ہی وصیت کی خاکسار خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نظام میں شمولیت کے نتیجہ میں ہمیں کئی برائیوں اور گناہوں سے بچائے رکھا۔ بچوں کی شادی کے وقت پہلے ہی دن بہوؤں کو وصیت فارم لا کر دیتے اور نصیحت فرماتے کہ اس کو پُر کریں۔ یہی والدین کی طرف سے ہر بہو کو ایک حسین اور قیمتی تحفہ ملتا تھا۔ والدین کی انہی کوششوں کے نتیجہ میں اب یہ مبارک سلسلہ دوسری نسل میں بھی جاری ہے۔ خاکسار کے تینوں بچے ماشاء اللہ اس مبارک نظام میں شامل ہیں۔

چندہ جات کی بروقت ادائیگی

چندوں کی ادائیگی بروقت اور پوری شرح سے فرماتے اور چندوں کے ذریعہ تزکیہ اموال کی طرف فکر رہتی بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالی بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ چسکہ لگایا۔ بچوں کے نام پر چندہ دینا، بچوں کے ہاتھ سے چندہ دلوانا اور رسید کٹوانا۔ ان سب باتوں سے ہم سب بہن بھائیوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندوں کی ادائیگی کا شوق پیدا ہوا۔ ہمارے تعلیمی اخراجات کی وجہ سے کچھ تنگی کے باعث محترمہ والدہ صاحبہ نے بھی دن رات ایک کر کے سلائی کر کے ہمارے اخراجات کو پورا کیا۔ لیکن محترمہ والدہ صاحبہ جب بھی رقم ملتی اس میں سے سب سے پہلے چندہ وصیت علیحدہ کرتیں اور پھر باقی رقم خرچ کرتی تھیں۔ اسی طرح ابا جان کی طرف سے ماہانہ جو رقم ملتی اس میں سے بھی جو چندے ہوتے ان کی ادائیگی کے بعد گھر کے اخراجات کی طرف توجہ کرتیں۔ خاکسار لاہور ہی تھا مگر ابا جان ربوہ میں خاکسار کی طرف سے کمیٹی ڈال دیتے تھے اور جب کمیٹی نکلتی تو اس میں سے وصیت کے چندہ کی ادائیگی کی رسید کے ساتھ باقی رقم یہ کہہ کر مجھے دیتے تھے کہ مجید تمہاری کمیٹی نکل آئی ہے۔ چندہ کی ادائیگی میں نے کر دی ہے باقی رقم لے لیں۔ اس میں مجھے سبق بھی پوشیدہ نظر آیا کہ رقم خاکسار ضرور واپس کرتے تھے اور اس رقم کو ہمیشہ امانت سمجھتے تھے۔ میں نے اس بارے عرض کی کہ ابا جان یہ رقم آپ ہی کی ہے ہنس کر کہہ دیا کرتے تھے کہ میری اور تمہاری رقم میں کوئی فرق ہے؟ لیکن اگر کوئی اخراجات کرنے پڑتے تو خاکسار کے ہاتھ سے ہی کرواتے تھے۔

بہترین نمونہ

الغرض وہ اس بات کو اچھی طرح جانتے تھے کہ اولاد کے اولین استاد اُن کے والدین ہوتے ہیں اور ان کا پہلا مدرسہ ان کا گھر ہوتا ہے وہ ماں باپ کے نمونے کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارے والدین نے ہمارے لئے اپنا بہترین نمونہ پیش فرمایا۔ وہ اپنی اولاد میں جو خوبیاں دیکھنا چاہتے تھے وہ ان کی اپنے بچوں کو وقتاً فوقتاً کی گئی ان نصائح

سے پتہ چل جاتا ہے۔

1۔ہر قسم کے حالات میں پنجوقتہ نماز کی ادائیگی، دو نفل روزانہ ادا کرنے کی تلقین۔خلیفۂ وقت کے لئے، جماعت کے لئے، رشتہ داروں کے لئے، والدین کے لئے، بہن بھائیوں کے لئے دعائیں کرنا۔

2۔روزانہ تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ کی عادت۔

3۔کتب حضرت مسیح موعود کا باقاعدگی سے مطالعہ۔خاکسار جب غانا گیا تو خطوط کے ذریعہ اس طرف توجہ دلاتے رہے اور علم میں اضافہ کے لئے تلقین کرتے رہے۔ اس سلسلہ میں نصیحت فرمائی کہ سرہانے کوئی کتاب رکھ لیا کرو اور روزانہ مطالعہ ضرور کیا کرو۔

4۔خلیفۃ المسیح سے ذاتی رابطہ اور دعا کی درخواست۔

5۔نماز جمعہ کی باقاعدگی سے ادائیگی۔

6۔نظام جماعت کی پابندی اور عہدیداران کی اطاعت۔

7۔بزرگان سلسلہ، مربیان اور عہدیداران کا خاص احترام۔

8۔غلط قسم کی محفلوں سے اجتناب۔

9۔کفایت شعاری کی طرف توجہ اور فضول خرچی سے بچنے کی تلقین۔

تربیت اولاد کا اہم ذریعہ دعا

تربیت اولاد کا ایک اہم اصول یہ ہے کہ اولاد کے لئے نہ صرف دعائیں کی جائیں بلکہ ان میں بھی دعاؤں کی عادت ڈالی جائے۔حضرت مسیح موعود کے گھر کا ماحول کتنا پاک تھا۔گویا جنت کا نمونہ تھا لیکن آپ پھر بھی اپنے بچوں کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے ان دعاؤں کے نمونے ہمیں آپ کے کلام میں جگہ جگہ ملتے ہیں۔

ہمارے پیارے ابا جان کو ڈائری لکھنے کی عادت تھی۔خاکسار کو آپ کی دو ڈائریاں پڑھنے کا موقع ملا۔قرآنی دعاؤں اور احادیث کے علاوہ اولاد کے حق میں حضرت مسیح موعود کے بعض دعائیہ اشعار بار بار دیکھنے کو ملتے ہیں۔ان دعاؤں کو پورا ہوتے آپ نے ذاتی مشاہدہ کیا۔ خاکسار کو سگریٹ نوشی کی بُری عادت پڑ گئی گو آداب کو ملحوظ خاطر رکھا اور کبھی والد صاحب کے سامنے اس کی جرأت نہ کی والد صاحب کو علم تھا لیکن کبھی بھی براہ راست اس موضوع پر کوئی بات نہ کی۔کئی دفعہ امی جان نے بھی کہا کہ اس کو سمجھائیں لیکن ابا جان امی جان کو کہا کرتے کہ میرے سامنے اس نے کبھی سگریٹ نہیں پی ایک پردہ ہے تم کیوں اس پردہ کو ختم کرنا چاہتی ہو۔ہاں یہ ضرور کیا کرتے تھے کہ اخبار الفضل یا کسی اور رسالہ میں اگر سگریٹ نوشی کے بارہ میں کوئی مضمون چھپتا تو اس کا تراشہ خاکسار کو بھجوا دیتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے والدین کی انتھک دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس موذی عادت سے نہ صرف جان چھڑا دی بلکہ اس کے خلاف میرے ذہن میں ایک نفرت بھر دی۔ ورنہ ایک دفعہ سگریٹ نوشی کی لت پڑ جائے تو اس کو چھوڑنا انتہائی مشکل ہی نہیں بلکہ زیادہ تر ناممکن ہو جاتا ہے۔

اے میرے رب! تو میرے والدین پر رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔

دیارِ غیر میں مسائل۔آپ بیتی اور مشورے

مکرم محمد شریف خان صاحب امریکہ

محترم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی نے الفضل 16 نومبر 2011ء میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ اپنے مضمون ’’بیرونِ ممالک روانگی اور بعض رہائشی مسائل‘‘ میں کئی مسائل کا ذکر کیا ہے۔اپنے ملک میں دن بدن دگرگوں ہوتے حالات نے بڑے سے بڑے محبِ وطن کو ہجرت کرنے کی سوچ پر مجبور کر دیا ہے۔ ہجرت تو خدائی حکم بھی ہے۔آرام وسکون کی تلاش میں زمین میں چلنے پھرنے کا حکم ہے۔اب تو ہر کوئی سوچتا ہے کہ چلیں ہجرت کا فائدہ بڑوں کو ہو نہ ہو بچوں کا مستقبل تو secure ہونے کے امکانات ہیں۔ان ممالک میں ایک محنتی طالب علم کے لئے پڑھائی کے مواقع کے علاوہ security کے مسائل اتنے گھمبیر نہیں۔پڑھائی میں اچھے ریکارڈ والا طالب علم بیرونِ ملک علم کی اپنی پسندیدہ شاخ میں اچھی سے اچھی یونیورسٹی میں داخلہ لے سکتا ہے۔اگر اس کا چال چلن اچھا رہے تو اس کے ترقی کے امکانات لامتناہی ہیں۔اس کے لئے اسے ہر طرح کی سہولیات میسر ہوتی ہیں، کالجوں، یونیورسٹیوں کی لائبریریوں اور لیبارٹریوں کے دروازے اس کے لئے کھلے رکھے جاتے ہیں۔

ہر ملک کا حق ہے کہ جو اس میں داخلہ مانگتا ہے اس کے استحقاق کے متعلق خوب چھان پھٹک کر لی جائے، اس کے آباواجداد کے متعلق معلومات اور خاندانی حالات سے آگاہی ہو۔ پتہ ہو ہمارے ملک میں کون آ رہا ہے، تا کہ کل کلاں ممکنہ پیش آسکنے والے مسائل کا سدباب کیا جا سکے۔ ہم اپنے گھر کی چاردیواری میں کسی انجانے بندے کو ممکنہ خطرے کے باعث داخل نہیں ہونے دیتے۔ یہ ویلفیئر ممالک ہیں، انہیں بیماری کی صورت میں علاج معالجہ کی سہولت پہنچانے کے لئے مریض کی عادات، خوراک، تمباکو یا شراب نوشی، منشیات اور جو ریگولر دوائیاں لی جارہی ہیں، اور موروثی بیماریاں سے متعلق فارم میں اندراجات کرنے پڑتے ہیں، تا کہ اس کی بیماری کی ممکنہ حد تک صحیح تشخیص ہو سکے۔

امریکہ کے سٹیزن قانونی طور پر اپنے رشتہ داروں کو سپانسر کر سکتے ہیں، والدین کا نمبر نسبتاً جلد آ جاتا ہے بہن بھائیوں کا دس سے پندرہ سال لیتا ہے۔ کاغذات مکمل ہونے پر سپانسر کرنے والے پر آنے والوں کی رہائش، خوراک وغیرہ کی ذمہ داری ڈالی جاتی ہے۔ بہرحال اس طرح کڑی نگرانی میں امریکہ میں داخلہ ملتا ہے۔ ہر نئے آنے والے کو سوشل سکیورٹی نمبر الاٹ کیا جاتا ہے، جو امریکہ میں اس بندے کی پہچان بن جاتا ہے۔ ہر قسم کی سہولت، ہسپتال، سکول وغیرہ میں کام آتا ہے۔ اگر ان معاملات میں پوری ایمانداری سے کسی حقیقت کو چھپائے بغیر قانون اور قاعدے کے مطابق زندگی بسر کی جائے تو ہر سہولت اور ہر مدد حاصل کرنا آپ کا حق بن جاتا ہے۔

امریکہ ایک محنت و مشقت کی دنیا ہے۔ یہاں درختوں پر ڈالر نہیں لگتے۔ ہر قسم کا کام آپ کی استعداد کے مطابق مل جاتا ہے۔ بچوں یا سپانسر کرنے والے پر انحصار مسائل پیدا کرتا ہے۔ آپ کو باقاعدہ ہر ہفتہ یا پندہ دن بعد تنخواہ مل جاتی ہے۔ ہر مالی لین دین بنک کے ذریعے ہوتا ہے۔اس معاشرے میں موٹر کار ہونا اور ڈرائیو کر سکنا ایک بنیادی انسانی ضرورت ہے اس کے بغیر آپ ایک سال کے بچے سے بھی بدتر ہیں، جو شور تو کر سکتا ہے اپنی ضرورتیں پوری نہیں کر سکتا۔ ڈرائیونگ سیکھنے کے ادارے ہیں، تیاری کے لئے باتصویر مواد مل جاتا ہے۔ قاعدے قانون وضع ہیں، قصوروار کے لئے کڑے تفصیلی قوانین ہیں۔

بچے صبح آٹھ بجے سکول جاتے ہیں تین بجے گھر لوٹتے ہیں۔ بڑے آٹھ گھنٹے کا گشت کر کے شام گھر لوٹتے ہیں۔ اگر کسی کی شادی نہیں تو راستے میں کئی قسم کی کھانے کی جگہیں ہیں جہاں سے انگریزی کھانا سستے داموں (امریکہ کے حساب سے) مل جاتا ہے۔ گھر داخل ہو کر ٹی وی آن کر کے دن کی تھکاوٹ اتارنے کے لئے لیٹتے ہی خواب خرگوش میں مدہوش ہو جاتا ہے۔ ٹی وی ساری رات چلتا ہے، تنہائی کا احساس نہیں ہونے دیتا۔ اگر بچے ہوں تو مسائل اور الجھ جاتے ہیں۔ سارا دن بچوں کی دیکھ بھال سے تھکی ماندہ گھر والی خاوند کی آمد پر کچھ آرام کرنا چاہتی ہے۔ دونوں میں تصادم ناگزیر ہو جاتا ہے۔

ان حالات میں بزرگوں کا ہونا ایک نعمت سے کم نہیں۔ بچوں کی دیکھ بھال میں سہولت ہو جاتی ہے وغیرہ۔ اگر بیٹے بہو کے مسائل میں دخل انداز ہوتے ہیں تو مسائل سب کے لئے گھمبیر شکل اختیار کر جاتے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ میں آپ کے ساتھ اپنی نجی زندگی کا ایک ورق شیئر کرنا چاہتا ہوں:

رشیدہ مرحومہ 1996ء مارچ میں جامعہ نصرت ربوہ سے ریٹائر ہو گئی تھی ۔ ہمارا ارادہ ریٹائرمنٹ کے بعد اپنا گھر تعمیر کروا کر ربوہ میں باقی زندگی گزارنے کا تھا۔جونہی میرے ریٹائرمنٹ کے کاغذات تیار ہونے شروع ہوئے بھائی مظہر مرحوم کے رشیدہ کو سالوں پہلے سپانسر کے سلسلے میں امریکن ایمبیسی سے کاغذات وغیرہ ملے۔خیالات بدل گئے، مسعود، راشدہ پہلے ہی باہر تھے اور راشد نے بھی ملک سے باہر سیٹل ہونا تھا اور ظفر پہلے ہی جرمنی میں Ph.D کر رہا تھا۔بچوں کو ملنے کے لئے ویزے کے سلسلے میں ایمبیسیوں کے معاملات اور پریشانیوں سے رشیدہ پہلے ہی تنگ تھی۔خدائی تقدیر سمجھتے ہوئے کاغذات مکمل کر کے واپس کئے۔میں 11راگست کو تعلیم الاسلام کالج سے ریٹائر ہوا اور ہم 9 ستمبر 1999ء کے دن نیویارک میں تھے۔وہاں سے میامی فورٹ لاڈرڈیل میں بھائی محمد حنیف صاحب بٹ کے پاس رہے۔اگلے ماہ راشد بھی ہمیں آملا۔

ہمارے جاننے والے گیس سٹیشن، ٹیکسی اور گاڑیوں کی مرمت جیسے کام کرتے تھے۔ نیا ملک، نئے طور طریقے ہم نے (میں نے اور راشد نے) جاب ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ راشد کو میکڈانلڈ میں کام مل گیا۔ مجھے بھائی مظہر مرحوم جگہ جگہ لئے پھرے۔ایک جگہ لائبریری کلرک کے لئے امتحان دیا، اول تو مجھے سوالوں کی سمجھ ہی نہیں آئی، جو سمجھ آئی وہ واقعی کلرکی کے متعلق تھے، فائلیں کیسے ترتیب دینی ہیں، بل کیسے بنانا ہے وغیرہ وغیرہ جانے میری بلا، گھر میں رزلٹ کارڈ آیا میں نمایاں طور پر فیل تھا۔ میں نے محکمہ ڈاک میں ڈاکئے اور پھر روڈ گارڈ (جو سکول کے بچوں کو سڑک پار کرواتے ہیں) کے طور پر جاب کرنے کا کئی بار سوچا۔

مجھے کسی نے بتایا کہ اپنی سندات کی evaluation کروائیں، کروائی گئی، میری ایم ایس سی کو بی ایس سی کے برابر جانچا گیا جبکہ پی ایچ ڈی کو پی ایچ ڈی کی وقعت دی گئی۔ بھائی مظہر مجھے تعلیمی دفتر ٹیچر کی نوکری کی تلاش میں لے گئے۔ بڑے شوق سے فارم وغیرہ پر کئے سندات کی کاپیاں داخل کرائیں۔ ہفتہ بعد پتہ کرنے کا کہا گیا۔فون کرتا، جواب ملتا کہ ہم پنجاب یونیورسٹی سے تمہاری سندات کی تصدیق کروا رہے ہیں۔ یہ سلسلہ مہینہ بھر چلتا رہا۔ میں ایک دو بار خود بھی گیا۔ بہرحال پنجاب یونیورسٹی سے محکمہ تعلیم کا رابطہ نہ ہو سکا اور میں نے یہ امید چھوڑ دی۔

یہ وقت ہمارے لئے بڑا بھاری تھا۔لاڈرڈیل کا ایئرپورٹ ہمارے گھر سے قریب تھا، میں صبح صبح ادھر نکل جاتا دور سے جہازوں کے اترنے چڑھنے کا نظارہ کرتا رہتا۔اپنے رب سے دعائیں کرتا اور بہت دعائیں کرتا، عجیب بے سروسامانی تھی، بے امیدی تھی۔اللہ تعالیٰ نے راشد کو ہمت دی ہوئی تھی، وہ تن تنہا حالات کا مقابلہ کر رہا تھا۔ہم دونوں اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے۔ راشد نے سیکنڈ ہینڈ گاڑی لے لی تھی۔ڈرائیونگ ٹیسٹ میں پہلی ہی بار کامیاب ہو گیا تھا۔میں نے بھی امتحان دیا، پہلی بار فیل ہو گیا۔ہر چیز کٹھن اور دور نظر آتی۔

راشد کی میکڈانلڈ میں تنخواہ بہت کم تھی، کسی اور کام کی تلاش تھی۔ہم اخبارات میں اشتہار دیکھتے رہتے۔ Motrola cell phone کمپنی کو ورکرز کی ضرورت تھی۔راشد نے ٹیسٹ دیا، اسے نوکری مل گئی۔میں نے بھی وہاں قسمت آزمانے کا سوچا۔ ایک دن جب راشد کام پر گیا تھا، کسی کو بتائے بغیر سائیکل پکڑا اور امتحان دینے جا پہنچا، امتحان دیا تو کامیاب ٹھہرا۔میں اور راشد صبح اندھیرے نکل جاتے، رشیدہ ہمارے ساتھ الگ الگ لنچ باندھ کر حوالے کرتی، ہم جب جاتے ہم پہ دعائیں کر کے پھونک کر بھیجتی۔ باقی دن دعائیں اور قرآن کریم کی تلاوت کرتی رہتی۔ جب ہم تھکے ماندے شام کو واپس آتے تو کھانا پکا ہوتا ہمیں ہمت دلاتی رہتی۔

فیکٹری میں ہمارے شعبے الگ الگ تھے۔ راشد packing & forwarding میں تھا۔ میں نے مرمت کے لئے آئے ہوئے سیل فونز کی مرمت کرنا ہوتی۔ بہت لوگ تھے۔صبح نو بجے جاتے ہی ٹرے میں آٹھ مرمت کے قابل فون مجھے دے دیئے جاتے جو میں نے آٹھ گھنٹوں میں ٹھیک کرنے ہوتے۔ بہر حال نیا کام تھا۔کئی پیچ کھولنے ہوتے اور پھر کسنے ہوتے۔ مسلسل بیٹھنے سے تھک جاتا۔ لنچ بریک کے دوران، اندر ہی اندر فیکٹری کا چکر لگا لیتا، باہر جانے کی اجازت نہیں تھی۔یہاں مجھے آٹھ اور راشد کو بارہ ڈالر ملتے۔میرے لئے یہ کام بڑا stressful تھا۔ میں سخت تھک جاتا، لیکن کام کئے جاتا۔راشد نے میری کمزوری کو محسوس کر لیا اور میرے ساتھ جا کر میرے اوزار واپس کروائے اور اس طرح میں گھر بیٹھ گیا۔

اس دوران راشد نے بی فارمیسی کرنے کا سوچا نووا یونیورسٹی میں ایڈوائیزر سے ملا، اسے حساب میں کریڈٹ لینے کے لئے کہا گیا، کیونکہ پاکستان میں بیالوجی پڑھنے والوں کو حساب پڑھنا نہیں پڑتا۔راشد نے براورڈ کمیونٹی کالج میں میتھ کے کورس میں داخلہ لے لیا، ساتھ ساتھ مٹرولا میں کام بھی چلتا رہا۔ ایک دن اس کے کہنے پر میں نے اپنی ڈگریاں پکڑیں اور براورڈ کالج کی زوالوجی کی ہیڈ کو جا کر ملا، اس نے مجھے ایڈجنکٹ استاد کے طور پر 35 ڈالر فی گھنٹہ کے عوض پر منظور کر لیا۔ مجھے دو تین دن پہلے فون پر اطلاع دے دی جاتی کہ فلاں دن اتنے بجے تم نے اس مضمون پر لیکچر دینا ہے۔اور اسی طرح مجھے ہفتے میں بی ایس سی لیول کے تین تین گھنٹے کے پریکٹیکل کرانے پڑتے۔تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہماری دعاؤں کو سنا اور ہماری رستگاری فرمائی، اور ہمارے لئے قارون کا خزانہ کھل گیا۔

مجھے ہر پندرہ دن کے بعد pay check مل جاتا، جس میں سوشل سیکیورٹی اور ٹیچر پراویڈنٹ کے پیسوں کی قسط کے پیسے کاٹے ہوتے۔کلرک نے بتایا سوشل سیکیورٹی کی رقم تمہیں سٹیزن ہونے کے بعد ملے گی، جبکہ پراویڈنٹ فنڈ کی رقم ریٹائرمنٹ پر ملے گی، جب میں کالج چھوڑ آیا تو 350 ڈالر پراویڈنٹ فنڈ کی رقم سے 60 ڈالر کاٹ لئے گئے کہ پاکستان کے ساتھ معاہدہ ہے۔

ہفتہ اتوار چھٹی ہوتی، ہم تینوں آئندہ زندگی کے لئے سوچتے۔راشد نے پاکستان سے ایم ایس سی زوالوجی کی تھی، اس سے آگے پی ایچ ڈی کے چانسز تھے، جو راشد کو پسند نہیں تھا۔آخر کمپیوٹر میں کورس کرنے کا سوچا۔اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہمت سے MSC کا امتحان کمپیوٹر پر پڑھ کر پاس کر لیا۔ گھر سے دور دور ملازمت ملتی تھی جو نہیں کی۔اس دوران ظفر پی ایچ ڈی کر کے ہمیں آ ملا۔اس نے جاب کے لئے کوشش کی مگر بے سود۔آخر اسے کسی موٹل میں رات کی جاب ملی، ہم سے دور تھا۔مسعود اس دوران CPU کا امتحان پاس کر کے کینیڈا میں CA کے کورس لے رہا تھا۔اسے حالات سے آگاہی ہوئی، وہ وین لے کر ظفر کے پاس پہنچا اسے انٹرویو کے لئے لے گیا۔اس طرح ظفر کو ہانیمان ہسپتال فلاڈلفیا میں جاب مل گئی۔ظفر نے فلاڈلفیا میں اپارٹمنٹ لے لیا۔کرن بچوں کے ساتھ آ گئی۔

ایک دن دونوں بھائی وین لے کر سرِ شام ہمارے پاس لاڈرڈیل پہنچ گئے اور ہمیں سامان باندھنے کے لئے کہا۔سامان پیک کیا اور راتوں رات فلاڈلفیا کی طرف روانہ ہو گئے۔مسعود کی وین اور راشد کی گاڑی تھی۔ساری رات سفر کرتے صبح صبح ظفر کے اپارٹمنٹ پہنچ گئے۔اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ہم نے میامی میں کام کر کے تقریباً دس ہزار ڈالر جمع کئے تھے، جو ہماری گزر بسر کے کام آئے۔راشد کو فارمیسی کالج میں داخلے کے ساتھ تعلیمی قرضہ مل گیا۔

ہم نے الگ اپارٹمنٹ لے لیا۔ پیسے کم ہو گئے۔ویلفیئر دفتر پہنچے، ہماری کم آمدنی دیکھ کر ماہانہ خرچے کے لئے کچھ مدد مل جاتی، ہمارا بجلی کا بل آدھا ہو گیا۔ہمارے سٹیزن ہونے پر مجھے اور رشیدہ کو علاج معالجے کی سہولت کے علاوہ 500 ،500 ڈالر سوشل سیکیورٹی کے طور پر ملنے شروع ہو گئے۔ہم ہر بڑے سے بڑے ڈاکٹر کو جا کر مل سکتے تھے، دوائیاں مفت، ہسپتال میں رہنے کی سہولیات حاصل تھیں۔میں گزشتہ بیس سالوں سے گھٹنوں کی درد سے نالاں تھا، اٹھنا بیٹھنا سرا سر بیزاری تھی۔ آرتھوپیڈک سرجن کو دکھایا اس نے مختلف ٹیسٹ لئے اور آپریشن کی تاریخ دے دی۔مقررہ وقت پر گیا، ہسپتال میں داخل کر لیا گیا۔ایسا لگتا تھا کہ نرسوں سے لیکر بڑے سے بڑے ڈاکٹر میرے ہی انتظار میں تھے۔ ہر کوئی ہیلو، ہائی، ہاؤ آر یو ٹوڈے۔ جواباً گوڈ گوڈ کہتا آزم گداز بستر پر لیٹا۔سارے ہسپتال میں چپ چپیت تھی۔ہاں کبھی کبھی ڈاکٹر اور نرسوں کے خوش گل قہقہے سنائی دیتے۔اتنی آوا جاوی کے باوجود قدموں کی ہلکی سی چاپ بھی نہیں سنائی دیتی تھی۔ بستر کی چادر، تکیے کا غلاف سفید بُراق جیسے اسی دن نئے استعمال میں لائے ہوں۔ کمرہ خالی کر دیا گیا پردہ کھینچ دیا گیا۔اور کہا گیا جو گاؤن بستر پر پڑا ہے، اپنے کپڑے اتار کر اسے پیچھے سے کھلا پہن لیں۔اپنے کپڑوں کو ساتھ دیئے گئے (صاف ستھرے پلاسٹک بیگ پر میرے نام کی چٹ چسپاں تھی) بیگ میں ڈال دیں۔تھوڑی دیر میں دروازے پر ہلکی دستک ہوئی اور دروازہ کھلا، میرا ڈاکٹر نیلے ڈھیلے ڈھالے کپڑوں میں ملبوس داخل ہوا، حال چال پوچھا۔ بستر مختلف کمروں سے ہوتا ہوا، آپریشن کے کمرے میں پہنچا۔پھر مجھے کچھ پتا نہیں۔جب ہوش آئی گھٹنوں میں ہلکی سی درد تھی۔خود کار مشین سے ٹانگوں کو سیدھا اور سکیڑا جا رہا تھا۔اسی شام مجھے پکڑ کر سیدھا کھڑا کر دیا گیا، درد تو ہوئی مگر قابل برداشت۔ دوسرے دن واکر کے ساتھ چلایا گیا۔پندرہ دن رکھا گیا۔مختلف قسم کی ورزشیں کروائی جاتی رہیں۔ دو ڈھائی مہینوں کے بعد میں نے واکر چھوڑ دیا۔ اور سوٹی کی مدد سے چلنا شروع کر دیا۔پہلے پہل گھٹنے کوئی غیر چیز لگتے تھے، اب اپنے جسم کا حصہ لگتے ہیں۔اسی طرح رشیدہ مرحومہ کی بیماری کے دوران کئی آپریشن ہوئے کیمو اور ریڈی ایشن دی گئی، سب میڈی کیئر کے خرچے سے ہوا۔

اس کتھا سے میرا مطلب یہ ہے اگر آپ کو باہر آنے کا چانس مل رہا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔مگر اس عزم بالجزم کے ساتھ کہ آپ کو جو کام بھی ملے گا ہنسی خوشی کریں گے۔اور اپنے بچوں کے اختلاف میں اپنا منہ بند رکھیں گے اور ان کے لئے کسی قسم کے مسائل نہیں پیدا کریں گے۔ پھر دیکھئے گا، سیروا فی الارض میں کتنی برکات ہیں۔

کھیلوں کی اہمیت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

یہ امر یاد رکھو کہ (دین) ہرگز یہ نہیں کہتا کہ تم اپنے لڑکوں کو افسردہ دل اور افسردہ دماغ بناؤ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَلصَّبِیُّ صَبِیٌّ وَلَوْ کَانَ نَبِیًّا یعنی بچہ بچہ ہی ہوتا ہے خواہ اس نے بعد میں نبی ہی کیوں نہ بن جانا ہو۔حضرت مسیح موعود کے متعلق بھی ثابت ہے کہ آپ بچپن میں کبھی چڑیوں کا شکار کرتے، کبھی غلیلیں بناتے اور کبھی سواری سیکھتے۔گویا اس زمانہ کے نبی اور مامور نے بھی بچپن کی عمر میں کھیلوں میں حصہ لیا ہے اور جب آپ نے اس میں حصہ لیا تو اور کون ہے جو کھیلوں میں حصہ لینا خلاف (دین) قرار دے۔حقیقت یہ ہے کہ جن بچوں کو کھیلنے سے روکا جاتا ہے وہ کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتے۔ ہماری جماعت کے ہی ایک مشہور کارکن ہیں اُن کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنے بچے کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے نتیجہ یہ ہوا کہ بڑے ہو کر ان کا وہ بچہ نہ دنیا کا رہا نہ دین کا۔میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ وہ لڑکا جسے دوسروں سے الگ رکھا جائے گا وہ دوسروں سے زیادہ اچھا کبھی نہیں بن سکے گا کیونکہ اس میں قوت عملیہ مفقود ہو گی۔پس میں یہ نہیں کہتا کہ تم اپنے بچوں کو نہ کھلاؤ۔انہیں کھلاؤ اور پہلے سے زیادہ کھلاؤ اور جتنا ہنسی مذاق وہ پہلے کیا کرتے ہیں اُس سے بھی زیادہ ہنسی مذاق اُنہیں کرنے دو۔میں صرف یہ کہتا ہوں کہ تم ان کی کھیلوں کو مہذب اور اُن کی ہنسی اور مذاق کو شُستہ بنا دو اور ان پر یہ اثر ڈالو کہ تمہیں ان کی کھیلوں سے دلچسپی ہے۔

پس اطفال الاحمدیہ کا قیام صرف اس لئے نہیں ہوا کہ اطفال جمع ہوں اور یہ دیکھ لیا جائے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں یا نہیں۔ بے شک نماز پڑھنا بھی اطفال کے لئے ضروری ہے لیکن جو بچے نماز نہیں پڑھتے درحقیقت ان کے ماں باپ مجرم ہوتے ہیں مگر بہرحال یہ ایسی چیز ہے جس کی نگرانی ان کے ماں باپ کر سکتے ہیں۔انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ جو مدد دے سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ کھیل کُود کے وقت ان کی نگرانی کریں جبکہ بچوں کے ماں باپ ان کے ساتھ نہیں ہوتے۔اگر یہ کام کیا جائے تو ہمارے بچے زیادہ عقل، زیادہ سمجھ اور زیادہ فہم اور زیادہ فراست والے پیدا ہو سکتے ہیں۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 ص 564)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم وزیر علی صاحب پھل آف گمبٹ خیر پور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دوست مکرم محسن مشتاق احمد صاحب کھرل اسیر راہ مولا آف گمبٹ ضلع خیر پور میرس حال برسبین آسٹریلیا بیمار ہیں ان کو شوگر اور پھیپھڑوں میں پانی کی تکلیف ہے کافی کمزوری ہے۔ بائی پاس متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام پیچیدگیوں سے محفوظ فرماتے ہوئے صحت وتندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال و شکریہ احباب

مکرم منصور احمد صاحب امیر ضلع حیدر آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم مبشر احمد وسیم صاحب 11 فروری 2012ء کو بعمر 65 سال ہالینڈ میں وفات پاگئے۔ میرے مرحوم بھائی تھوڑا عرصہ قبل ہی مع اہل وعیال ہالینڈ گئے تھے۔ چند دن بیمار رہ کر خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ کی نماز جنازہ محترم نعیم احمد صاحب وڑائچ مربی سلسلہ ہالینڈ نے 12 فروری 2012ء کو بیت مبارک ہیگ ہالینڈ میں پڑھائی۔ جس میں مقامی جماعت کے احباب اور قریبی ممالک سے عزیز واقارب بہت بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ مرحوم موصی تھے۔ ہالینڈ میں ہی تدفین ہوئی ہے۔

مرحوم مکرم چوہدری شریف احمد صاحب کاہلوں کے بیٹے اور حضرت چوہدری سردار خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف چک چھور کے پوتے تھے۔ مرحوم بھائی کی اہلیہ 3 بیٹے اور ایک بیٹی ہالینڈ میں ہی ہیں بڑی بیٹی جرمنی میں ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم بھائی کے درجات بلند فرمائے ان کے اہل وعیال کا حافظ وناصر ہو اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم مبشر احمد وسیم صاحب کی وفات پر احباب جماعت نے خود تشریف لاکر یا بذریعہ فون تعزیت کی ہے۔ نیز ان کی ہالینڈ میں نماز جنازہ اور تدفین کے موقع پر ہالینڈ کی جماعت اور قریبی ممالک کے عزیز واقارب نے جو محبت کا سلوک فرمایا ہے اس سے ہمیں بہت طمانیت ملی ہے۔ عاجز اور میرے سب عزیز احباب جماعت کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ ہو اور اجر عظیم سے نوازے۔ بھائی کے اہل وعیال اور سب لواحقین کو دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد عمران صاحب ترکہ مکرمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ)

مکرم محمد عمران صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 28/1 محلہ دارالفضل برقبہ 4 کنال میں سے 1 کنال رقبہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرم اشفاق احمد صاحب کے علاوہ دیگر تمام ورثاء مکرم طاہر زمان صاحب کے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔ لہٰذا مکرم اشفاق احمد صاحب کا حصہ ان کے نام منتقل کر کے باقی حصہ مکرم طاہر زمان صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم طیب احمد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم اشفاق احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ تسنیم اختر صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ نسیم کوثر صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم محمد عمران صاحب (بیٹا)
6۔ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرم رضوان احمد صابر صاحب (بیٹا)
8۔ مکرم محمد قمر زمان صاحب (بیٹا)
9۔ مکرم طاہر زمان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ بلقیس بی بی صاحبہ ترکہ مکرمہ سائرہ بی بی صاحبہ)

مکرمہ بلقیس بی بی صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ سائرہ بی بی صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 62/21 دارالنصر برقبہ 1 کنال میں سے 1 مرلہ 68 مربع فٹ حصہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسارہ کے نام منتقل کر دیا جائے میرے علاوہ اور کوئی وارث نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

مکرمہ بلقیس بی بی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مکرم مہتمم صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

یوم مصلح موعود اور مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

ہر سال کی طرح اس سال بھی یوم مصلح موعود جماعتی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھرپور طریقہ سے منایا گیا۔ مورخہ 20 فروری 2012ء یوم مصلح موعود کے سلسلے میں ربوہ کے حلقہ جات میں پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جس میں 29 حلقہ جات کے تقریباً 753 خدام شامل ہوئے۔

بعد نماز فجر حلقہ جات میں اجتماعی وقار عمل ہوا جس میں 1 ہزار 2 صد 95 خدام نے حصہ لیا۔ اسی طرح 20 فروری کی شام کو علوم بلاک الف کے خدام کا اجتماعی وقار عمل دارالعلوم شرقی برکت میں بعد نماز عصر رکھا گیا تھا۔ اس اجتماعی وقار عمل میں علوم بلاک الف کے 115 خدام نے حصہ لیا اور 1 گھنٹہ 30 منٹ وقت صرف ہوا۔

اسی روز مختلف حلقہ جات میں 41 علمی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا جن میں تلاوت، نظم، دینی معلومات اور پیغام رسانی وغیرہ کے مقابلے شامل تھے۔ ان مقابلہ جات میں 795 خدام نے حصہ لیا۔

مختلف گیمز کا بھی انعقاد کروایا گیا۔ جس میں کبڈی، فٹ بال، ہاکی، والی بال اور باسکٹ بال کے مقابلہ جات شامل ہیں۔

تمام میچز میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کی طرف سے ریفریشمنٹ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

اسی روز حلقہ جات کی سطح پر بھی کل 68 ورزشی مقابلہ جات منعقد کروائے گئے، جن میں 1 ہزار 3 صد 77 خدام نے حصہ لیا۔

اللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کی مساعی کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی بہتر سے بہتر رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور تمام خدام کو ہمیشہ خلافت کا مطیع وفرمانبردار بنائے رکھے۔ آمین

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید وفروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کرلیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سرگودھا کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

چونڈی
دانت نکالتے بچوں کے دستوں کیلئے
حب مسان
بچوں کے سوکھا پن اور لاغری کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258
(بکنگ جاری ہے)

عجائبات عالم

اسکندریہ کا روشن مینار

مشور فاتح سکندر اعظم نے جب 332 قبل مسیح میں مصر کو فتح کیا تو اس نے وہاں ایک شہر آباد کیا جو اس کے نام کی مناسبت سے اسکندریہ (Alexandria) کہلایا۔ جو بعدازاں مصر کی ایک اہم بندرگاہ اور تجارتی مرکز بن گیا۔ اسی اسکندریہ کے قریب ایک جزیرہ نما ''فاروس'' ہے۔ ابتداء میں یہ ساحل سے پرے ایک جزیرہ تھا جسے سکندر اعظم نے ایک مصنوعی بندرگاہ کے ذریعے شہر اسکندریہ سے ملحق کر دیا تھا۔

اسکندریہ کی تاریخ میں سب سے غیر معمولی چیز وہ چراغ راہ تھا جو فاروس جزیرے پر ایستادہ لائٹ ہاؤس میں نصب تھا۔ سفید سنگ مرمر سے بنا یہ لائٹ ہاؤس 280 سے 270 ق م کے دوران بنایا گیا تھا۔ جس وقت یہ لائٹ ہاؤس بنایا گیا اس وقت مصر میں بادشاہ بطلیموس دوم (Ptolemy ll) کا دور تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ آنے والے جہاز کسی چٹان وغیرہ سے نہ ٹکرا جائیں۔ یہ سب سے پہلا اور بڑا روشنی کا مینار تھا۔ جس کی اونچائی 500 فٹ کے قریب تھی۔ اس میں موجود لائٹیں اتنی تیز تھیں کہ وہ سمندر سے 56 کلومیٹر سے 36 کلومیٹر تک پھیل جاتی تھیں۔

اس لائٹ ہاؤس کا ڈیزائن یونانی ماہر تعمیرات سیسٹرا ٹوس (Cesratos) نے بنایا تھا۔ بعض اندازوں کے مطابق اس کی بلندی 440 فٹ (134 میٹر) تھی۔ اس کا نچلا حصہ چوکور تھا۔ درمیان کا حصہ ہشت پہلو اور اوپر کا حصہ گول تھا۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ یہ لائٹ ہاؤس آٹھ یا چار میناروں کی شکل میں بنایا گیا تھا۔ سب سے بڑا ٹاور سب سے نیچے رکھا گیا تھا اور اس کے اوپر اس سے چھوٹا، پھر اس سے چھوٹا ٹاور نصب کیا گیا تھا اور اسی طرح پورا لائٹ ہاؤس مکمل کیا گیا تھا۔ لائٹ ہاؤس کے آخری سرے پر تانبے کا بنا دہکتے انگارے رکھنے کا ایک بہت بڑا طباق تھا۔ اس طباق کے اندر دن رات آگ جلتی رہتی تھی۔ اس جھلملاتے چراغ کو بحیرہ روم میں سفر کرنے والے بحری جہاز 40 کلومیٹر (25 میل) دور سے دیکھ لیا کرتے تھے۔

اسکندریہ کا یہ روشن مینار تقریباً 900 سال تک بحیرہ روم میں سفر کرنے والے جہازوں کی رہنمائی کرتا رہا۔ حتیٰ کہ عربوں نے اسکندریہ پر قبضہ کرلیا اور اس عظیم لائٹ ہاؤس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ قسطنطنیہ کا بادشاہ نہیں چاہتا تھا کہ مسلمان اس لائٹ ہاؤس کو اپنے جہازوں کی رہنمائی کیلئے استعمال کریں۔ اس کا خیال تھا کہ اس طرح مسلمان بحری جہازوں کی مدد سے تجارت کو فروغ دے سکیں گے۔ چنانچہ شاہ قسطنطنیہ نے بڑی چالاکی سے ایک منصوبہ بنایا اور اپنا ایک جاسوس خلیفہ الولید کے پاس بھیجا۔

اس جاسوس نے خلیفہ کو یہ یقین دلا دیا کہ اس لائٹ ہاؤس کے نیچے ایک قیمتی خزانہ چھپا ہوا ہے۔ چنانچہ خلیفہ نے خزانے کی تلاش کیلئے اسے توڑنے کا حکم دیا۔ جب یہ لائٹ ہاؤس آدھے سے زیادہ ٹوٹ چکا تب خلیفہ کو احساس ہوا کہ اس کے ساتھ تو بہت بڑا دھوکہ کیا گیا ہے مگر اس وقت تک بڑا آئینہ گر کر ریزہ ریزہ ہو چکا تھا۔ لائٹ ہاؤس کے جو تھوڑے بہت حصے بچے تھے وہ 1375ء میں اسکندریہ میں آنے والے ایک زلزلہ میں بالکل تباہ ہو گئے اور اب اس بندرگاہ پر سفید سنگ مرمر کے چند ٹکڑے ہی باقی بچے ہیں۔

(عجائبات عالم کا انسائیکلوپیڈیا از عبدالوحید صفحہ 26)

سمندر کی گیارہ کلومیٹر گہرائی میں جانے کی دوڑ تیز

ماریانا ٹرینچ جہاں سمندر کی گہرائی گیارہ کلومیٹر (سات میل) ہے وہاں اس گہرائی تک پہنچنے کی دوڑ شروع ہو چکی ہے۔ اس سے قبل اس گہرائی تک پہنچنے کا سفر پچاس سال قبل طے کیا گیا تھا اور اب چار ٹیمیں وہاں دوبارہ جانے کی تیاری کر رہی ہیں۔ یہ ایک تاریخی سفر ہوگا جس میں جدید ترین آبدوز ٹیکنالوجی کو استعمال کیا جائے گا۔ اس سفر میں ان چھوٹی آبدوزوں میں موجود افراد کی زندگیوں کو بھی ایک بہت بڑا خطرہ لاحق ہوگا۔ اگلے ایک سال کے دوران اس دوڑ میں شامل ہر ٹیم ایک منفرد طریقہ اپنائے گی اور سمندر کی گہرائی تک پہنچنے کی اس دوڑ میں ان میں سے صرف ایک ٹیم کو فاتح قرار دیا جائے گا۔ ٹریٹن سمریز ان چار ٹیموں میں سے ایک ہے جو اس دوڑ میں شامل ہے۔ فلوریڈا میں قائم یہ کمپنی پرائیویٹ آبدوزیں بناتی ہے۔ اس کمپنی کی تین سیٹوں والی پہلی آبدوز میں پیسوں کے عوض عام افراد بھی اس سفر کا حصہ بن سکیں گے۔ اس کمپنی نے بہاماس میں اپنی سب سے زیادہ گہرائی تک جانے والی چھوٹی آبدوز کا تجربہ کیا جو ایک کلومیٹر 0.6 میل تک جا سکتی ہے۔

امریکا میں نصف بالغ آبادی کے پاس سمارٹ فونز ہیں

امریکا میں نصف بالغ آبادی کے پاس سمارٹ فونز ہیں۔ پیو ریسرچ سنٹر کے ایک تازہ سروے رپورٹ کے مطابق امریکا کی تقریباً نصف 46 فیصد بالغ آبادی جن کی عمریں 18 سال سے زائد ہیں کے پاس سمارٹ فونز اور 41 فیصد کے پاس موبائل فونز ہیں جبکہ 12 فیصد بالغ آبادی کے پاس موبائل فونز نہیں ہیں۔ سروے کے مطابق موبائل مالکان کے 20 فیصد کے پاس اینڈ ورائڈ فون ہے جیسے کہ بلیک بیری جبکہ دو فیصد کے پاس ونڈوز فون اور ایک فیصد عام موبائل فون رکھتے ہیں۔ سروے کے مطابق امریکا کی معمر آبادی میں سے 13 فیصد کے پاس سمارٹ فونز ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 8۔مارچ

طلوع فجر	5:01
طلوع آفتاب	6:26
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	6:13

درخواست دعا

مکرم عمر احمد چوہدری صاحب نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم چوہدری حمید الظفر صاحب یوسف پارک شاہدرہ لاہور کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ پنجاب کارڈیالوجی ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ اینجیو گرافی متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ماموں کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

حب جدوار
ہر قسم کے سردرد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ضرورت سٹاف (1) اکاؤنٹنٹ کلرک تعلیم F.A ترجیحاً ریٹائرڈ تجربہ کار
(2) کلرک تعلیم F.A (3) شعبہ دواسازی تعلیم میٹرک۔
صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ فوری ملیں
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ: 047-6211538

سلطان آٹو سٹور + ورکشاپ
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید و فروخت کی جاتی ہے
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل ورکس
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956
429 بی پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

FR-10

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
فون دکان 6216216
047-6211971:

داخلہ الصادق اکیڈمی 2012ء
☆ الصادق اکیڈمی گرلز سیکشن میں کلاس پریپ سے کلاس 5th (پنجم) تک داخلہ جاری ہے۔
☆ اسی طرح الصادق اکیڈمی بوائز سیکشن میں کلاس 6th to 9th کیلئے داخلہ جاری ہے۔
مزید معلومات کیلئے دفتر سے رابطہ کریں
رابطہ نمبر گرلز سیکشن: 6212034-6211637
بوائز سیکشن: 6214399
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ

آپ کی خدمت میں کوشاں
HOMEOPATHICALLY YOUR
FINE & THE BEST FB
معیاری ہومیو پیتھی کی پہچان
The Homoeopathic
WORLD
SCHWABE
Lehning
Masood since1922
ہومیو پیتھی کی دنیا
ادویات ● کتب ● گولیاں
ڈراپر ● شیشیاں ● متعلقہ سامان
فون نمبر: 047-6212750 Mob: 0300-7705078
Email:fbhomoe@hotmail.com
سراج مارکیٹ آف اقصیٰ روڈ ربوہ (نزد عامر کلر لیب)

ھوالشافی
FINE & THE BEST FB
معیاری ہومیو پیتھی کی پہچان
Centre For Chronic Diseases
یہاں تمام پرانی اور پیچیدہ بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے
نوٹ: یہاں مشورہ فیس لی جاتی ہے
زیر نگرانی: سکوارڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط قمر ہومیو فزیشن
فون نمبر: Mob: 0300-7705078
Email:fbhomoe@hotmail.com
سنٹر فار کرانک ڈیزیز طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ